سوال

(98) ولد الزنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گاؤں میں ایک شخص اپنی حقیقی ہمشیرہ سے زنا کرتا تھا اب اس کی ہمشیرہ کو لڑکا پیدا ہوا ہے جس وقت حمل ظاہر ہوا تو لوگوں نے لڑکی سے دریافت کیا تو لڑکی نے کہا یہ حمل میرے حقیقی بھائی کا ہے اس پر اس شخص کو لوگوں نے کہا اس بات کو چھپانا بہتر ہے تو تو اپنی بہن کا نکاح کسی سے کرادے تاکہ یہ بات چھپ جائے لیکن اس نے انکار کیا کہ میں خود اپنے گھر میں رکھوں گا کسی سے نکاح ہر گز نہیں کروں گا اخیر جب اہل گاؤں نے تنگ کیا تو وہ اس ہمشیرہ کو لے کر کہیں چلا گیا اب اس کے یہاں لرکا پیدا ہوا ہے اور وہ بھی اپنے گاؤں میں چلا آیا ہے اب اس کے ساتھ اس کے کنبہ والے دس بارہ آدمی شریک ہوگئے ہیں اور ان کی طاقت زیادہ ہوگئی ہے اور باقی گاؤں والوں نے ابھی تک ان بائیکاٹ کیا ہے اور ایک قاضی ایسے ہی فعل والا ان کے ساتھ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ مسجد ہماری ہے یا تو ہمارے مقرر کردہ قاضی کے پیچھے نماز پڑھو۔ ہم دوسری جماعت مسجد میں نہیں ہونے دیں گے لہذا انہوں نے مسجد میں اشتہار لگا کر باقی گاؤں کو اطلاع دی کہ جس شخص نے ہمارے قاضی کے پیچھے نماز پڑھنی ہے پڑھے نہیں تو دوسری مسجد بنوالے اب باقی گاؤں مسجد جانے سے .... ہیں ایسے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر سوال صحیح ہے تو معلوم ہونا چاہیئے کہ حقیقی بہن سے یا کسی اور محرمات ابدیہ سے حرام کاری کرنے والا شرعا واجب القتل ہے۔ اگر ہندوستان میں اسلامی حکومت ہوتی جو حدود شرعیہ کی پابند ہوتی تو یہ قتل کر دیا جاتا لیکن غیر ملکی حکومت قائم ہونے کی وجہ سے یہ حد نہیں جاری کی جا سکتی یہاں ملکی قانون رائج ہونے کی وجہ سے کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ اس قسم کی حد شرعی جاری کرسکے اس مجبوری کی وجہ سے صورت مسؤلہ میں بشرط صحبت سوال گاؤں کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حرام کاری کرنے والے کو مجبور کریں کہ وہ کہیں اپنی بہن کی شادی کردے اور خود توبہ کرکے اپنی حالت درست کرلے تو ایسے حرام کا فاسق فاجر ہر قسم کا تعلق لین دین شادی بیاہ غمی خوشی کا بند کردینا چاہیئے تاکہ وہ مجبور ہو کر توبہ کرلے اور اپنی حالت درست کرلے اور سب سے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ اس معاملہ کی رپورٹ پولیس اسٹیشن میں کردینی چاہیئے کہ پولیس خود ایسے نالائق کو اس حرام کے مطابق قانونی سزا دلوائے گی۔

ایسے نالائق کو امام نہیں بنانا چاہیئے اور نہ نماز اس کے پیچھے پڑھنی چاہیئے۔ ایسے فاجر بدکار کے محایتی اور مددگار قاضی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے جو لوگ اس حرام کار کی حمایت کررہے ہیں وہ سخت گناہگار ہیں ان کا بائیکاٹ کردینا چاہیئے مسجد کی ذاتی ملکیت اور جائیداد نہیں ہے پس کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا حرام ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 220

محدث فتویٰ